احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۶ | ہفتہ ۱۲- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ‘ ۲۷- نبوت ۲ ۷ ۱۳ ہش ‘ ۲۷- نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کا پیغام پہنچانے کی راہ میں قربانیاں

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کردیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جارہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلماتی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندی (عبادت) کی طرف توجہ کرتے ہیں‘ نہ قال اللہ اور قال الرسول سُننے کا موقع ملتا ہے۔ کتابُ اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۸-۱۹۹)

قیامت تک آپ کی ہدایت پر قائم رہنے کا راز توحید میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

توحید کا مضمون چل رہا ہے اس لئے میں حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ کو ملنے والی ایک خدائی خبر) کے الفاظ میں ان تمام مجالس کو اور دنیا کی تمام جماعتوں کو پیغام دیتا ہوں کہ (-) اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑلو۔ خبردار! توحید کو مضبوطی سے پکڑلو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دو کہ (-) کہ خدا کی نگاہ میں ان کا قدم سچائی پر پڑ رہا ہے۔ ان کے رب کی نظر میں ان کا قدم سچائی پر پڑ رہا ہے۔

ان دونوں جملوں کا تعلق دراصل توحید اور اس کے لازمی نتیجہ سے ہے۔ یہاں ابنائے فارس میں روحانی ابناء فارس لازماً داخل ہیں۔ کیونکہ ابناء فارس کا مضمون ہی روحانی تعلق سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت قرار دیا۔ گویا کہ ان کی ذات کا ایک روحانی تعلق ہے جسے اہل بیت کے تعلق میں تبدیل کر کے ظاہر فرمایا گیا کہ ایک ہی بات ہے جو روحانی طور پر بیٹا بنے وہ جسمانی طور پر بھی بیٹا کہلانے کا مستحق بن جاتا ہے۔ پھر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا آپ سے تعلق بھی روحانی ہی ہے آپ اہل فارس میں سے تھے مگر آپ کی اولاد میں سے نہیں تھے کیونکہ حضرت سلمان فارسیؓ کی تو کوئی اولاد نہیں تھی۔ پس دوہرا مضمون ہے کہ جہاں ابنائے فارس کا ذکر آئے گا وہاں روحانی اہل بیت لازماً داخل ہوں گے۔ پس خدوا التوحید التوحید میں ساری جماعت احمدیہ مخاطب ہے اور توحید کو اگر آپ مضبوطی سے پکڑلیں تو پھر یہ خوشخبری ہے۔ (-) ایسے صاحب توحید ایمان والوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ ان کا قدم خدا کی نگاہ میں سچائی پر پڑا ہوا ہے اور جس کا قدم خدا کی نگاہ میں سچائی پر قائم ہوا سے دنیا میں کون بہکا سکتا ہے۔ کون گمراہ کر سکتا ہے۔ پس قیامت تک آپ کی ہدایت پر قائم رہنے کا راز توحید میں ہے۔

(از خطبہ ۲۰- اگست ۱۹۹۳ء)

اپنی اطاعت کی حفاظت کریں یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے۔ کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

فہرست جنازہ حاضر و غائب

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵- نومبر ۹۳ء کو بیت الفضل لندن میں جمعہ سے قبل مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

مکرمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الیاس صاحب چیمہ۔ لندن

جنازہ غائب

۱- مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب وڑائچ (نیشنل سیکرٹری ضیافت) جرمنی

۲- مکرم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم ربوہ

۳- مکرمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر گوجرانوالہ

۴- مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک طاہر احمد صاحب کینیڈا۔ سمڑیال

۵- مکرم میاں مبارک احمد صاحب طور۔ احمد نگر

۶- مکرم چوہدری محمد صادق صاحب۔ چک 53/L ضلع جھنگ

۷- مکرمہ رسول بی بی زوجہ چوہدری فیروز دین بھٹی صاحب۔ کراچی

ولادت

○ فرخ احمد کامران ناظم امور طلباء لاہور کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ۲۹- ستمبر کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ کامران عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی نواسی اور چوہدری محمد رشید صاحب الفرخ دارالصدر شمالی کی پوتی ہے۔ درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک لائق اور خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیراحمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۷ / نومبر ۱۹۹۳ء ۲۷ / نبوت ۱۳۷۲ ھش

خدا بنا بیٹھا ہے

بعض اوقات لوگ کسی کے ظلم و ستم کو دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں "یوں لگتا ہے جیسے وہ خدا بنا بیٹھا ہے" لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا غلط تصور ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ جو شخص اپنی طاقت کو بلاجواز استعمال کرتا ہے وہ اپنے زعم میں اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے اپنی کم علمی کا نتیجہ ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ کوئی شخص خدا بنا بیٹھا ہے تو اسے یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے۔ وہ تو عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے۔ وہ تو بے کس اور بے بس کی مدد کرنے والا ہے۔ وہ تو گناہوں کو بخشتا ہے اور کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ اور ان سب باتوں کے ساتھ وہ حکیم و علیم بھی ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ بات حکمت سے پُر ہوتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اپنی "قوت" کا اظہار بھی کرتا ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ اس کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا اور جب مناسب سمجھتا ہے سزا بھی دیتا ہے اور بعض افراد کو بلکہ بعض قوموں کو بھی پیس کر بھی رکھ دیتا ہے۔ لیکن خدا کا تصور ان سب باتوں کو ملا کر سامنے آنا چاہئے اور یہ بات ہمیشہ مد نظر رہنی چاہئے کہ اس نے خود ہی کہا ہے کہ اس کی رحمت ہر شے پر حاوی ہے۔

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگ جب یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص گویا اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے یا فلاں شخص خدا بنا بیٹھا ہے۔ ان کے دل میں خدا کا غلط اور محدود تصور کیوں ہوتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنائے اور حقیقی عبادت یہی ہے کہ اپنی استطاعت اور اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

ایسا کرنے کے لئے اس کی صفات کا علم ہونا چاہئے اور دل میں یہ جذبہ بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ نیکی دراصل خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کا نام ہے اگر ایسا ہو تو ہم ہرگز کسی سخت گیر شخص کے متعلق یہ نہ کہیں "گویا وہ خدا بنا بیٹھا ہے کوئی "خدا بنا بیٹھا ہے" تو اسے تو خدا تعالیٰ کی صفات کا اظہار کرنا چاہئے۔ اسے رحم کرنے والا ہونا چاہئے۔ اسے دوسروں کے عیوب ڈھانپنے چاہئیں۔ اسے بے کس و بے بس کی مدد کرنی چاہئے۔ اسے ایک انتہائی پسندیدہ شخص بن کر دکھانا چاہئے۔ اس کی ذات میں خدا تعالیٰ کے حسین جلوے نظر آنے چاہئیں نہ کہ صرف سختی اور سخت گیری۔

پس کسی شخص کی سخت گیری کی وجہ سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے "فلاں شخص گویا خدا بنا بیٹھا ہے" یہ خدا تعالیٰ کا انتہائی غلط تصور ہے۔

برگِ خزاں رسیدہ کا پیغام زندگی
شائد یہ ہے کہ موت ہے انعامِ زندگی
جچتی نہیں کسی کی نظر میں یہ زندگی
مرنے کے بعد ہوتا ہے اکرامِ زندگی

ابوالاقبال

O

کیوں نہ ہو روشن زمانے میں ہمارا نام آج
ہم نے اپنے سر لیا غیروں کا ہر الزام آج

ہم نے خود دشت و جبل میں کی ہے کانٹوں کی تلاش
آبلوں کو دے رہے ہیں ہم صلائے عام آج

جن کے سر مقتل میں نیزوں کی انی پر سج گئے
سرفرازی انکی ہے مقبولِ خاص و عام آج

مسندوں کے ڈولنے کی ہولناکی الاماں
آرہے ہیں سامنے کھُل کھُل کے سب اوہام آج

ہر طرف طوفان برق و بادو باراں کا خروش
کون کرتا ہے سفر کا جز مرے اقدام آج

کیوں طلوعِ صبح سے ہم آج نا امید ہوں
کیا ہماری زندگی میں ہے یہ پہلی شام آج

آپ کے ہمراہ چلتے اک زمانہ ہو گیا
آپ بھی چلئے ہمارے ساتھ اک دو گام آج

پرسش احوال کا شکوہ نہیں ہر گز نہیں
اک جھلک سے آپ کی ہم ہیں بہت خوش کام آج

ہر زمانے میں خدا نے جس سے دی تسکینِ دل
بادہ نوشو آؤ پھر گردش میں ہے وہ جام آج

مرجعِ خلقِ خدا بن جائے گا یہ گھر نسیم
"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج"

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا ایک مکتوب

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی صاحبزادی محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) کی تقریب رخصتانہ پر نصائح سے پر ایک خط تحریر فرمایا تھا جو ۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو الفضل میں شائع ہوا تھا اپنی افادیت کے پیش نظر ایک بار پھر ذیل میں شائع کیا جارہا ہے۔

میری پیاری بچی طیبہ! خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو!

آج تم ہم سے جدا ہوتی ہو طبیعت میں دو متضاد جذبات کی کشمکش ہو رہی ہے ایک طرف تمہاری شادی کی خوشی ہے اور اس بات کی خوشی ہے کہ ایک شریف ترین خاندان میں تم بیاہی جارہی ہو دوسری طرف تمہارے جانے کا صدمہ ہو رہا ہے آنکھوں میں تمہارے بچپن سے جوانی تک کے واقعات پھر جاتے ہیں تم میرے گلستان امید کی بہترین کلی تھیں۔ ایک وقت تھا کہ سرخ سفید بھولا بھالا گوشت کا لوتھڑا مجھے اس قدر پیارا اور عزیز تھا کہ دنیا کی ہر ایک چیز اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آتی تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اور بھی تمہارے بہن بھائی دیئے۔ لیکن ان کے آنے سے تمہاری محبت میں کمی نہیں آئی میں نے تم کو لڑکوں سے کبھی کم نہیں سمجھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور مہربانی سے تمہاری تعلیم و تربیت میں کسی قسم کوتاہی نہیں کی۔ اور حتی الامکان تمہاری ضروریات کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھا اس کی یہ وجہ نہیں کہ تم میری اولاد تھی بلکہ میں نے تم سب بھائی بہنوں کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام تصور کیا۔ تمہاری والدہ سے شادی کرنے سے میری سب سے بڑی خواہش اور آرزو یہی تھی کہ میں بھی حضرت بانی سلسلہ کا روحانی و جسمانی جزو بن جاؤں۔ میری خواہش کی تکمیل نہیں ہو سکتی تھی جب تک دنیا میں تم لوگ نہ آتے۔ اس خواہش کا سب سے پہلا ثمرہ تم ہی ہو۔ اس لئے جو محبت مجھے تم سے پیدا ہوئی میں اس کو آج تک اسی طرح محسوس کرتا ہوں۔ ایسی حالت میں تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ کسی کے تم کو حوالہ کر دینا میرے لئے کس قدر تکلیف اور صدمہ کا موجب ہو سکتا ہے لیکن قانون قدرت اور اللہ' رسول کی اتباع میں تم کو اپنے سے جدا کرنے پر مجبور ہوں اور ایک شریف ترین شخص کے تم کو سپرد کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا کہ اس کے دادا نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا۔ شرافت اور بزرگوں سے وابستگی سب سے بڑا بندھن ہوتی ہے اللہ کرے کہ تمہارا میاں میری حسن ظنیوں کو پورا کرنے والا ہو۔ تم دونوں نہایت پاکیزہ اور پیار و محبت کی زندگی بسر کرو تم دونوں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔ دین و دنیا کی فلاح حاصل کرو اللہ تعالیٰ تم کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ تمہاری زندگیاں نہایت ہموار ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت' رحمت اور فضل کا سایہ پیہم میسر ہو حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کے اہل و مورد تم ہمیشہ ہو حضور کی تعلیم اور ان کا اسوہ تمہارے لئے مشعل راہ بنے رہو اللہ کرے تم دونوں کے جوڑ سے وہ گوہر مقصود دنیا میں ظاہر ہو جس کے آنے پر دینی ترقی مقدر ہے جس نے ایک بار پھر دنیا کو ورطہ ظلمت سے نکال کر نورانی دنیا میں بسا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری ان دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس نے میرے لئے ان ہونی کو ہونا کر کے دکھا دیا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ ذرہ ناچیز کو ثریا تک رفعت دے۔ اس کے فضلوں کا کوئی ٹھکانا نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اب تم ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہو اللہ کرے کہ یہ دور پہلے دور سے زیادہ مبارک ہو لیکن جب انسان زندگی کے ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس میں اس کو کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ابتدا کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے اس لئے نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب تمہارا بہت سے آدمیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔ بعض بزرگوں کے لئے اپنے خیالات اور جذبات کو قربان کرنا ہو گا اور بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار و محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے تاکہ نئے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔ بہر حال یہ ایک بڑا امتحان ہے۔ یہاں تم ان لوگوں میں تھیں جو تم کو اپنے آرام و آسائش پر مقدم رکھتے تھے۔ اب تم ان لوگوں میں جارہی ہو جن کا تم کو بھی خیال رکھنا پڑے گا تم سمجھدار شریف خاندان کی اور ماں باپ کی بیٹی ہو تم کو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض وقت یاددہانی کام آجاتی ہے اس لئے تمہارے فائدے کے لئے چند باتیں تحریر کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تم کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جانا چاہئے اس نئے دور میں کامیاب رہنے کے لئے اس سے استقامت طلب کی جائے اس کا یقینی نتیجہ یہ ہو گا کہ ہر مشکل کے وقت وہ تمہاری رہنمائی کے لئے آن پہنچے گا اور اپنی تائید اور نصرت کے ساتھ تمہارا حامی و مددگار ہو گا اس کے بعد تم حتی الامکان وہ طرز اختیار کرنے کی کوشش کرو گی۔ جس سے سب کو اپنا گرویدہ کر لو اور ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آؤ کسی کی ریس نہ کرو۔ رشتہ داروں کے دکھ درد میں شریک رہو تاکہ تمہارا دکھ درد اپنا دکھ درد محسوس کریں سچی خیر خواہی انجام کار دشمن کو بھی اپنا بنا دیتی ہے اور یہاں تو تم اپنے عزیزوں میں جارہی ہو لیکن اس امر کا خیال ضرور رہے کہ اس قدر اپنے آپ کو نہ مٹا لو کہ دوسرے تمہاری ہستی کو ہی نہ محسوس کریں انسان کو اپنی عزت نفس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ جو اپنی عزت خود نہیں کرتا دوسرے بھی اس کی عزت نہیں کرتے اس لئے تسلیم اور رضاء میں خود داری کا پہلو ضرور شامل ہونا چاہئے کہ نکما اور بیکار آدمی دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے اس لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی تنگی ترشی دونوں پہلو لگے ہوئے ہیں تنگی میں صبر کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑو بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتی رہو اور ایسی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور سکینت کا فرشتہ بنی رہو اپنے مطالبات سے اس کو تنگ نہ کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آجائے لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں چاہئے کہ دونوں بیکار ہو کر بیٹھے رہو۔ خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو اور کام کرنے اور محنت کرنے کی ترغیب ان کو دیتی رہو۔ تمہاری امی اس معاملہ میں بہترین نمونہ ہیں۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ کس قدر تنگی انہوں نے میرے ساتھ اٹھائی لیکن اس وقت کو نہایت وفا اور محبت کے ساتھ گزار دیا ایک طرف تو یہ تسلیم و رضا تھی اور دوسری طرف مجھے کام کرنے اور باہر نکل جانے کی ترغیب دیتی تھیں۔ آخر اس صابر و شاکر ہستی کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا۔ ایک طرف مجھے کام کرنے پر انہوں نے آمادہ کر دیا۔ دوسری طرف ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کے دروازے میرے پر کھول دیئے اللہ تعالیٰ تم کو اپنی امی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر میں مختلف قسم کی تکالیف بھی آئیں۔ تنگیاں بھی آئیں لیکن اس خدا کی بندی نے اپنے میکے میں ان تکالیف کا کبھی بھی ذکر نہ کیا۔ خود اپنے نفس پر سب کچھ برداشت کیا لیکن دوسروں کو اپنی تکلیف میں شامل کرنا گوارہ نہ کیا۔ وقت تھا۔ گزر گیا۔

میری بچی! مجھے بڑی خوشی ہو گی تم بھی اپنی امی کی طرز ہی اختیار کرو۔ وہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ کرے کہ تم کبھی تنگی نہ دیکھو لیکن فراخی میں کبھی غریبوں کی ضروریات کو نہ بھولو۔ اپنی ضروریات پر حتی الامکان ان کو مقدم رکھو۔ تم ایسے گھر میں جا رہی ہو جس کا کام ہی مخلوق اور غرباء کی خدمت کرنا ہے۔ اگر تم نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے لی تو ہمیشہ مخدوم بنی رہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرنے میں ہی عزت ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک عظیم الشان خسر دیا ہے اس کی خوشنودی اور خدمت کر کے دین و دنیا کی فلاح حاصل کر سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے آگے تسلیم و رضا کے ساتھ جھکا رہنا چاہئے۔ باوجود دعاؤں کے اگر وہ کوئی فیصلہ صادر فرما دے تو اس کو نہایت صبر و شکر سے قبول کرنا چاہئے۔ اس نئے دور میں اکثر اوقات میاں بیوی اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ تم کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر ایک محبت پر مقدم رکھو۔ اس نے جو فرائض تم پر عائد کئے ہوئے ہیں ان کو ہمیشہ مقدم کرو۔ اپنی زندگی صرف اللہ تعالیٰ کے لئے گزارو تم دیکھو گی وہ کلی طور پر تمہارا ہو جائے گا جب وہ تمہارا ہو گیا تو پھر تم کو کس کی پرواہ۔ سب خود بخود تمہارے ہو جائیں گے۔ اب میں پیار و محبت بھرے جذبات پر اس خط کو ختم کرتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہی تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

مکرر آنکہ میں لکھنا بھول گیا۔ حضرت اماں جان ہمارے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں ان کی دعائیں اور محبت حاصل کرنے کی از حد کوشش کرو۔ یہ نہ پرواکرو کہ کسی وقت وہ کسی طرف توجہ ہونے کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتیں بلکہ اپنی خدمت سے اور محبت سے ان کو اپنا بناؤ اور ان کی دعائیں لو (اللہ نے چاہا تو) یہ خدمت تمہاری از حد نیک نصیبی کا موجب ہو گی۔ وہ بیمار رہتی ہیں تم ان کے قریب ہو گی۔ ان کی خدمت کرنا تم کو اپنا شیوہ بنا لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہر نیک کام کی توفیق دے۔

فقط خاکسار محمد عبداللہ خان

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

خدا کے پردۂ غیب میں رہنے کی حکمت

بچے بالعموم یہ سوال کر بیٹھتے ہیں کہ اللہ میاں کہاں ہیں۔ وہ تو خیر بچے ہوتے ہیں ان کے سوالوں کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ آسمان پر رہتے ہیں۔ لیکن یہ سوال اچھے بھلے سیانے بھی کر دیتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو نظر کیوں نہیں آتا جیسا کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہہ دیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ لیں ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ اور آج کل بھی مغرب زدہ اور دہریت سے متاثر طبقہ جب عقلی دلائل سے عاجز آجائے تو کہہ اٹھتا ہے کہ اچھا اگر خدا ہے تو کہاں ہے ہمیں دکھاؤ۔ ان کی اس احمقانہ دلیل کا سیدھا سادھا جواب تو یہ ہے کہ تمہیں خوشبو کیوں نظر نہیں آتی۔ بجلی کی رو کیوں نظر نہیں آتی۔ ہوا کیوں نظر نہیں آتی۔ غرض اس قسم کی سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جہاں حقیقتیں انسانی بصارت سے پوشیدہ رہتی ہیں مگر ان کے وجود سے کوئی بھی ہوش مند انسان انکار نہیں کرسکتا۔

لیکن اب ہم عقلی لحاظ سے اس امر کا تجزیہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیوں نظر سے پوشیدہ ہے اور اس میں کیا حکمت ہے۔ انسان کی بصری قوت باقی تمام خواص اور حسوں کی طرح وسعت رکھتے ہوئے بھی محدود ہے۔ مثلاً جو چیز اوٹ میں ہو باوجود اس حقیقت کے کہ وہ موجود ہے آپ اسے دیکھ نہیں سکتے۔ بہت باریک اور لطیف اشیاء دیکھنے کے لئے آپ کو خوردبین کا سہارا ڈھونڈنا پڑتا ہے اور بہت دور کی چیزوں کے لئے دوربین کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح نظر ایک خاص فاصلے کے بعد ہی بصارت کا مظاہرہ کرسکتی ہے۔ اگر کوئی چیز آنکھ سے ایک انچ کے فاصلہ پر ہو تو آپ پہچان نہیں سکتے پھر اندھیرے میں انسان دیکھ نہیں سکتا بصارت کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ انتہائی تیز روشنی میں بھی نظر کام کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ پس انسان کا یہ دعویٰ کہ وہ ہر ایک شئے کو دیکھنے کی اہلیت رکھتا ہے پاگل کی بڑ سے کم نہیں۔ جتنی ہی کوئی شئے لطیف ہوتی چلی جاتی ہے یا جتنی ہی کوئی چیز حجم میں بڑی ہوتی جائے اتنی ہی وہ بصارت کی پہنچ سے باہر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے ہی تمہاری محدود صلاحیتوں کی حد تک اترنا پڑتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے درخواست کی کہ اے مالک ارض و سما مجھے اپنا جلوہ دکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار کیا کہ تجھ میں مجھے دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے باوجود اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نبی تھے مگر بشریت کے دائرہ سے باہر نہ تھے۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ چیزیں تو نظر آجاتی ہیں مگر چیزوں کی ماہیت نظر کے ادراک سے باہر رہتی ہے اور نہ ہی آپ اسے چھو سکتے ہیں۔ مثلاً گلاب کا پھول آپ کو اپنی خوبصورتی اور نفاست کی وجہ سے حیرت میں ڈال دیتا ہے اس کی پنکھڑیاں ریشم سے بھی زیادہ ملائم ہوتی ہیں۔ اس کی ساخت حیران کن۔ اس کے رنگ دلفریب اور اس کی خوشبو مسحور کن۔ لیکن آپ اس کی خوشبو کو تلاش کریں تو آپ کو نہ تو وہ نظر آئے گی نہ ہی آپ اسے پکڑ سکتے ہیں وہ کس چیز میں ہے کس طرح پیدا ہوتی ہے یہ سربستہ راز ہے۔ اسی طرح سنکھیا کیوں زہر قاتل ہے۔ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے اس کا کھانا جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ اور کیوں اگر اسے ہومیو پیتھک مقدار میں کھایا جائے تو اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ممکن ہے کہ آپ کو بتا سکیں کہ اس میں فلاں جز ہے جو ہلاکت کا موجب بنتا ہے مگر یہ کیوں بنتا ہے اس میں یہ تاثیر کہاں سے آئی اور فلاں جڑی بوٹی یا معدنی چیز یہ اثر کیوں نہیں پیدا کرتی یہ کوئی نہیں بتا سکتا۔ غرض اشیاء کی ماہیت کے اثرات تو معلوم ہو جاتے ہیں لیکن ماہیت دکھائی نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کیونکہ مسبب الاسباب ہے اور ہر چیز جو اس نے پیدا کی وہ خود ہی اس کی ماہیت ہے اس لئے وہ نظر کی حدود سے ماوراء ہے۔

اسی طرح مرئی چیزیں بصارت کی زد میں آتی ہیں اور غیر مرئی چیزیں انسان کی آنکھ سے اوجھل رہتی ہیں ہر مذہب فرشتوں کے وجود کا قائل ہے مگر فرشتے ہوتے ہوئے بھی انسان کو نظر نہیں آتے کیونکہ وہ غیر مرئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جس طرح انسان اندازہ لگاتا ہے کوئی جسم نہیں ہے۔ وہ ہے مگر اس کا کوئی جسم نہیں۔ وہ سراسر نور ہے اور نور بھی ایسا جو ادراک بصارت سے باہر ہے۔ معمولی سی مثال لے لیں۔ آفتاب ہے جو لاکھوں کروڑوں نوری سال کے فاصلہ پر ہوتے ہوئے تمام کائنات کو روشنی اور حرارت دیتا ہے۔ اسی سے زندگی قائم ہے۔ لیکن اگر آپ ننگی آنکھ سے چند منٹوں تک اس کی طرف دیکھیں تو آپ کی بصارت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ اگر آپ اس کے ہزاروں میل کے فاصلہ تک بھی قریب ہو جائیں تو آپ ایک لحظہ میں راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جائیں اور راکھ بھی حرارت کی وجہ سے بخارات میں تبدیل ہو کر فضا میں تحلیل ہو جائے۔ اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ چلو مان لیا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی جسم نہیں وہ نور ہے تو ہم نور کو ہی دیکھ لیں گے۔ لیکن وہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ نور کی تعریف بھی اپنی استعداد کے مطابق کر رہا ہوتا ہے۔ جو چیز مجسم نور ہو اور نور بھی ایسا کہ آفتاب اس کے سامنے اگر کوئی مثال دی جاسکتی ہو تو دیئے کی ٹمٹائی ہوئی لو کے برابر ہے تو آنکھ میں سکت کہاں کہ وہ اس کی دید کو برداشت کرسکے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے آزادی فکر سے نوازا ہے وہ اگر چاہتا تو اس مخلوق کو بھی فرشتوں کی طرح یا دوسری مخلوق کی طرح پیدا فرماتا جو اپنی تخلیق کے لحاظ سے اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ وہ موجود ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا کہ وہ عقلی لحاظ سے بھی پہچانا جائے۔ وہ پوشیدہ ہی ہو مگر حق الیقین تک موجود بھی۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ پوشیدہ رہے تاکہ انسان ایمان بالغیب جیسے مشکل مقام پر یقین کی حد سے بھی بڑھ کر ایمان لانے والا بن سکے۔ پھر اس بات پر ذرا غور فرمائیں کہ جس طرح ایک ایمان دار کا ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وہ جمیل ہے اگر وہ جمال کی صورت میں ہر وقت انسان کی نظروں کے سامنے رہتا اور ہر انسان اس کے جمال کا دیدار کرسکتا تو مخلوق خدا دیوانہ ہو جاتی اس نے یوسف کی شکل میں جس میں اپنے جمال کا کروڑواں حصہ کی بھی جھلک نہ رکھی تھی کہ عورتوں نے اسے دیکھ کر چھریوں سے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اگر دنیا کی ایک حسین عورت یا مرد جو اپنے حسن و جمال میں ثانی نہ رکھتا ہو بالائے بام آکر عام دعوت نظارہ دے تو خلق خدا کے ہجوم سے ہزاروں انسان پاؤں تلے روندے جائیں اور اگر وہ ایک خونخوار جابر کی شکل میں ہر وقت ہر انسان کے سامنے نظر آتا رہے۔ جس شکل میں آج کا ان پڑھ ملا اسے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تب بھی انسان نہ کوئی گناہ کرسکتا اور نہ ہی نیک عمل۔ دونوں حالتوں میں وہ نہ جزاء کا مستحق ٹھہرتا نہ ہی سزا کا۔ ایک صورت میں وہ حسن و جمال کی ظاہری موجودگی کی وجہ سے گناہ سے باز رہتا اور دوسری طرف خوف کی وجہ سے اس کی گھگی بندھی رہتی۔

سب سے اہم بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی تمام تر علمی اور مادی ترقی کا انحصار انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی جستجو پر ہے۔ خدا تعالیٰ کا غیب میں ہونا ہی انسان کی تلاش اور جستجو اور کل تحقیقاتوں کی راہ کھولتا ہے۔ اسی صفت نے انسان پر علم اور معارف کے دروازے کھولے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ وجود تھا مگر پوشیدہ تھا۔ مثال کے طور پر انجن کی ایجاد ہے۔ بجلی کی ایجاد ہے۔ یہ نہیں کہ دنیا میں پانی نہیں تھا۔ آگ نہیں تھی پانی سے بھاپ نہیں بنتی تھی۔ بھاپ اٹھنے سے پتیلی کا ڈھکنا اوپر نہیں اٹھتا تھا۔ بات صرف اتنی تھی کہ ان تمام عوامل کو یکجا کر کے اس کی قوت کو تصرف میں لانے کا عمل درکار تھا۔ یہ ایک بہت ہی ادنیٰ سی مثال ہے اگر آپ دنیا میں جو بھی مادی یا فکری انقلاب آئے ہیں ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ یہ تمام انقلاب انسانی فکر و غور اور جستجو کا ہی نتیجہ ہیں۔ ایک وقت تھا کہ وہ غیب میں تھے انسانی سعی اور جستجو کی قوت نے پھل پایا اور اپنا مقصود حاصل کرلیا۔ پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسے تلاش کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے اور اس کی روحانی قوتوں کو صاف اور جلا دینے کے لئے ہے یہ تلاش نظری تلاش نہیں بلکہ معنوی تلاش ہے۔ جب انسان کائنات پر غور کر کے پکار اٹھتا ہے کہ ہاں اس کا کوئی خالق ضرور ہے اور پھر جب وہ اس کی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے اور اس کی پیاس شدت پکڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ خود اسے اپنے عرفان کا جام پلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے اپنے لئے سرگرداں پایا اور پھر ہم نے تیزی راہ نمائی فرمائی۔

یہاں بعض دفعہ سوال کیا جاتا ہے کہ جب ایک شخص منزل کی تلاش میں نکلتا ہے اور اس کے لئے جدوجہد کرتا ہے تکلیفیں اٹھاتا ہے لیکن جب اسے منزل مل جاتی ہے تو اس کی جدوجہد ختم ہو جانی چاہئے یا انسان دریا میں سفر کرتا ہے۔ اسے جب کنارا مل جاتا ہے تو وہ پھر کشتی سے اتر جاتا ہے کہ جس ذریعہ کو اس نے استعمال کیا اب کنارہ ملنے پر اس کی حاجت نہیں رہی۔ یا جب عاشق کو معشوق مل جائے تو اس کا مقصد حل ہو گیا۔ یہ دنیاوی معاملات میں تو درست ہے مگر خدا کے معاملہ میں نہیں وہ اس لئے کہ اگر اس کی بھی کوئی انتہا ہوتی تو سوال ٹھیک تھا لیکن جس کی نہ ابتداء ہو اور نہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ - امریکہ

مایا ایک قدیم تہذیب

جنوبی امریکہ میں جہاں گوائٹے مالا آباد ہے۔ وہ جگہ ایک نہایت دانشمند قوم کا مرکز تھی۔ یہ لوگ گھنے جنگلات میں رہتے تھے۔ اپنی جگہ ان کی تہذیب نہایت عروج پر تھی لیکن باہر کی دنیا کو ان کے حالات کا کوئی علم نہ تھا۔ قریباً ڈیڑھ سو سال ہوئے ایک سیاح ان جنگلوں میں پہنچا اور نہایت عظیم الشان عمارتیں دیکھ کر ششدر رہ گیا اس وقت سے اس قوم کے بارے میں تحقیق شروع ہوئی۔ لیکن چونکہ سارا علاقہ اونچے اونچے درختوں میں چھپا ہوا ہے اور ایک موسم میں یہاں شدت سے بارش ہوتی ہے اس لئے تحقیق کے مراحل وقفے وقفے سے طے ہوئے۔ جو حالات پہلے سے سامنے آئے مزید تحقیق سے ان معلومات پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ چونکہ پھر بھی حالات پہلے سامنے نہیں تھے اس لئے یہ معلومات نظر ثالث و نظر رابع کی محتاج ہیں اور ابھی قطعی طور پر اس گمشدہ تہذیب کے بارے میں حتمی معلومات نہیں ہیں۔

اس قوم کے پنپنے کے تین ادوار ہیں۔ پہلا دور ۱۲۰۰ قبل از مسیح تا ۲۵۰ بعد از مسیح۔ دوسرا دور ۳۰۰ سن عیسوی سے ۹۰۰ء تک اور تیسرا دور آجکل کا دور ہے۔ بہت قدیمی دور کے بارے میں بھی ابھی تاریخ دان متفق نہیں اور صرف دوسرے دور پر اپنی معلومات کی بنیاد رکھتے ہیں اور اسے ہی قطعی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ یقینی بات ہے کہ یونان' مصر و روما کی قدیمی تاریخ کے بارے میں جس طرح تمام تاریخ دان متفق ہیں اسی طرح اس قوم کے قدیمی دور سے بہت حد تک نابلد ہیں یہ تہذیب اپنے لحاظ سے صفحہ ہستی پر ابھری اور یکدم نیست و نابود ہو گئی۔

جو زبان اس قوم کی تھی اس سے محققین نے اس قوم کا نام "مایا" اخذ کیا ہے اور ان کی اپنی زبان میں اس کا ترجمہ نہایت دانشمند اور دانشوروں کی قوم ہے۔ علوم ریاضی۔ فلکیات کاشت کاری۔ انجینئرنگ میں انہیں عروج حاصل تھا۔ بنیادی گنتی ۲۰ کا ہندسہ تھی۔ جس طرح آج کل ۱۰ ہے۔ ایک ڈالر میں ۱۰ × ۱۰' ۱۰۰ پیسے! انہیں صفر کے استعمال کا علم تھا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے اسے رائج کیا اور ہندوؤں نے بھی اسے سیکھا۔ اپنی زبان میں انہیں آگے پیچھے ۴۰۰ ملین (ایک ملین برابر ہے۔ ایک ہزار ہزار کے۔ دس لاکھ کے) کے حساب کا پتہ تھا۔

اس قوم کی تحریری زبان تصویری زبان تھی۔ اپنی تصویری زبان میں سیپی صفر کے لئے 'نقطہ ایک کے لئے' اور لکیر پانچ کے لئے استعمال کرتے تھے۔ مثال کے طور پر سیپی '۰'

۱'۰ ، ۲'۰۰ ، — ، ۵

اس طرح ۔۵ سے مراد ۶' اور ≡ سے مراد ۱۵ تھی بہت بڑے بڑے پتھروں میں ان کی تصویری زبان کھدی ہوئی ہے۔ جس سے اس قوم کے حالات 'علم و ادب' اور لڑائیوں کے حالات کا پتہ چلتا ہے۔ دیگر رسومات کا بھی پتہ چلتا ہے اس طرح پتھروں کی کھدائی میں ہر دور کی کہانی مل رہی ہے اپنے اپنے وقت کے بادشاہوں کی تمام کہانی تصویری زبان میں کندہ ہے۔

دانشوروں کی اس قوم نے عظیم الشان عمارتیں اپنی یاد کے طور پر چھوڑی ہیں۔ عمارتیں نہایت بلند' مخروطی شکل کی بناتے تھے۔ کئی کئی منازل تک کشادہ سیڑھیاں اب تک باقی ہیں۔ عبادت خانہ' مخروطی عمارت کے اوپر قریب قریب تین سو سیڑھیوں کے بعد بنایا جاتا۔ ہر عبادت خانے کے نیچے ایک تہہ خانہ ملا ہے جو ایک شہر کا شہر ہے۔ سیدھے اور بھول بھلیوں کے راستے۔ جب تک صحیح پتہ نہ ہو اندر داخل ہو کر باہر آنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عمارتیں باہر اور اندر سے نہایت آراستہ اور بیشمار رنگوں سے سجی ہوئی ہیں اور مختلف شوخ رنگ بہت سی جگہوں پر اب تک باقی ہیں۔

اس قوم کی ساری دنیا ان تک محدود تھی۔ باہر کی دنیا سے ان کا کوئی رابطہ ثابت نہیں مثال کے طور پر قبل از مسیح تہذیب کا حال تاریخ میں درج ہے۔ لیکن اس زمانے میں ان کی اپنی تہذیب پنپتی رہی جس کا تاریخ دانوں کو کچھ پتہ نہیں تھا اس طرح قرون وسطیٰ میں جب کہ یوروپ سیاہ دور سے گزر رہا تھا۔ اور مسلمانوں کی تہذیب سپین میں اپنے عروج پر تھی اس وقت یہ لوگ بھی دنیا سے الگ تھلگ گھنے جنگلوں میں آباد تھے۔ اور ان کی اپنی تہذیب بھی عروج پر تھی لیکن یوروپ اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ اس وقت تک سامنے نہیں آیا۔

عام طور پر یہ لوگ درمیانے قد کے' قدرے موٹے اور بڑے سر والے تھے۔ ان کے بال کالے تھے اور گال کی ہڈی ذرا اونچی تھی۔ بہت سے دیوتاؤں کی عبادت کرتے تھے۔ بارش کا دیوتا۔ سورج کا دیوتا۔ مکئی کا دیوتا۔ مکئی ان کا روزمرہ کا کھانا تھا۔ انسانی قربانی کا رواج بھی تھا۔ بارش جب کافی عرصہ تک نہ ہوتی تھی تو عام انسانی خون سے بارش کا دیوتا خوش نہ ہوتا تھا بلکہ بادشاہ کے جسم کے ایک خاص حصے کا خون بہایا جاتا اور ایک خاص رسم ادا کی جاتی اور یہ خون دیوتا کی نظر کیا جاتا۔ یہ مذہبی قوم تھی اور مذہبی راہنماؤں کا روزمرہ کی زندگی میں بہت دخل تھا۔ ان کے مذہبی راہنما نہایت فاضل اور عقل مند لوگ تھے۔ اور سال کا قریب قریب ہر دن مذہبی اہمیت رکھتا تھا۔

تجارت ان کا پیشہ تھا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر سامان لے جاتے اور گھنے جنگلوں کے اندر ہی ان کی ساری تہذیب پنپتی رہی۔ شہد۔ کپاس۔ ربڑ۔ آجکل نایاب قسم کے ہیرے۔ جواہرات نایاب پرندوں کے پر۔ خشک مچھلی۔ کچھوؤں کے انڈے۔ سیپیاں۔ موتی اور نمک سامان تجارت میں شامل تھا۔

سامان اٹھانے کے لئے ان کے پاس گھوڑے۔ گدھے نہیں تھے۔ پہیوں والی کوئی گاڑی ان کے پاس نہیں تھی۔ لیکن انہوں نے سڑکیں پختہ' دور دور تک بالکل سیدھی اور پتھروں سے سے بنائی تھیں۔ سڑکوں پر چونے کا سیمنٹ ڈالتے اور اس طرح انہیں پختہ بناتے۔ بڑی بڑی عظیم الشان بلڈنگیں بھی انہوں نے پتھروں اور چونے کے سیمنٹ سے بنائی تھیں۔ کرنسی سسٹم ان کے پاس نہیں تھا۔ گول دانے۔ موتی۔ غلام۔ نایاب پرندوں کے پر اور جواہرات 'کرنسی کے طور پر استعمال کرتے' سڑکوں کے کنارے کہیں کہیں آرام کرنے کے لئے سرائے اور مکان بنائے جاتے۔ مارکیٹ شہروں کے اندر بہت وسیع میدان میں لگائی جاتی۔ بعد میں مایا قوم نے تجارتی منڈیاں بھی بنائیں۔ غلامی کا رواج عام تھا اس لئے غلام اپنی پیٹھ پر سارا بوجھ اٹھاتے۔

سائنس سے خوب واقف تھے۔ بڑی بڑی رسدگاہیں' فلکیات کے علوم کی مہارت کی نشان دہی کر رہی ہیں۔ چاند اور سورج کی گردش کا پورا پتہ تھا۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی معین تاریخیں ان کے پاس تھیں۔ مختلف ستاروں اور سیاروں سے واقف تھے۔ وقت کے بارے میں ایسے لگتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ وقت کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ ایک دور ختم ہوتا ہے تو دوسرا شروع ہو جاتا ہے ان کے حساب سے وہ دنیا کے چوتھے دور میں رہ رہے تھے۔ (درمیانی دور) ان کے خیال میں پہلے ادوار بہت زیادہ سیلاب کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے اور ان کا نشان مٹ گیا۔ آنے والے انقلابات کا یہ لوگ پتہ لگا لیتے تھے۔ اپنے حالات اور نشانات انہوں نے پتھروں کو کھود کھود کر محفوظ کر دیئے لیکن خود اچانک صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔

مایا قوم کے پاس ان کا اپنا کیلنڈر تھا۔ اس میں ۲۴۲۰ء ۳۶۵ دن تھے۔ ایک مذہبی کیلنڈر تھا جس کے مطابق مذہبی رسومات ادا کرتے۔ ایک کیلنڈر اور تھا جسے عام کیلنڈر کہا جاتا ہے یہ سورج کی گردش کے حساب سے تھا اس میں ۳۶۰ اور کچھ دن تھے۔ ہر سال میں ۱۸ مہینے اور ہر مہینے میں ۲۰ دن تھے۔ سال کے آخر میں یا درمیان میں ۵ دن اور زائد کرتے جنہیں منحوس کہا جاتا اور اس طرح ان کا سال ۳۶۵ دن کا ہوتا۔ مایا قوم کا ایک اور کیلنڈر سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے گزرے ہوئے زمانے کا حساب لگایا ہے۔ ان کے حساب کے مطابق دنیا کا یہ دور قریب قریب چار ہزار قبل مسیح شروع ہوا۔

مایا قوم نے مٹی کے جو برتن بنائے وہ بغیر کسی سانچے کے بنتے تھے۔ کپڑا بننے کا بہت سلیقہ تھا۔ کپاس کے کپڑے مختلف رنگوں سے بنے ہوتے تھے۔ نہایت قیمتی کپڑے زیادہ رنگین اور دلکش ہوتے اور انہیں متمول لوگ ہی زیب تن کرتے۔ لیکن عام کپڑے بھی مختلف رنگوں سے بنے ہوتے تھے۔

ہر مہینے کا اپنا خاص تہوار تھا۔ اس میں مذہبی نوعیت کے ناچ اور گانے ہوتے۔ مردوں کے ناچنے گانے کا گروپ خواتین سے علیحدہ ہوتا۔ میوزک کے آلات تاروں سے نہیں بنتے تھے بلکہ ایسے جس طرح ہاتھ کی تھاپ سے بجتے ہوں۔ ڈھول' درختوں کے کھوکھلے تنوں سے بنائے جاتے۔ گھنٹیوں کا کام ہڈیوں سے لیا جاتا۔ اور اس طرح سجائی اور بنائی جاتیں کہ ان سے آواز پیدا ہوتی۔ بنسریاں سیپیوں سے اور مٹی سے بنائی جاتیں۔ اور ان سے خاص قسم کی سریلی آواز نکلتی۔ ناچ گانے کے گروپ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر بھی کرتے روزمرہ کی دلچسپیاں کچھ گپیں اور تفریح کے لئے ہنسانے کے لئے قصے بھی سنائے جاتے لیکن ساتھ ہی ساتھ گزرے ہوئے زمانہ کے سنجیدہ حالات بھی سنائے جاتے۔

سنٹرل امریکہ کی مایا قوم نے نہایت عظیم عمارتیں تعمیر کیں اور کئی سو سال تک انہیں آباد رکھا۔ سب سے مشکل بات اب تک یہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات۔

نون سین

چین امریکہ تعلقات

١٩٨٩ء سے لے کر اب تک چین اور امریکہ کی سربراہی کانفرنس پہلی دفعہ گذشتہ روز سیٹل میں ہوئی جہاں امریکہ کے صدر بل کلنٹن اور چین کے صدر جیانگ زیلنن نے آپس میں مشترکہ مفادات کی گفتگو کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر بل کلنٹن نے نہایت سخت الفاظ میں صدر چین کو کہا کہ وہ اپنے ملک میں حقوق انسانی کی پاسداری کا انتظام کریں۔ یہ بات گزشتہ جمعہ کے روز کہی گئی کوئی شخص بھی اپنے چین جیسے بڑے ملک کو چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا بل کلنٹن نے کہا اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ آپ کسی سے گفتگو کرتے ہوئے کسی طرح بھی کوئی نقصان نہیں اٹھاتے۔ مسٹر کلنٹن نے مزید کہا کہ ہم اپنے اختلافات کو دور کرنے کے لئے جب تک کھل کر بات نہیں کریں گے۔ اس وقت تک مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہم دونوں کی خواہش ہے کہ ہمارے ملکوں کے آپس کے تعلقات زیادہ بہتر ہوں اور بہتر ہوتے چلے جائیں۔ بل کلنٹن نے اس بات پر زور دیا کہ چین کی پالیسی کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے خاص طور پر تین معاملات میں۔ ١۔ انسانی حقوق ٢۔ تجارت ٣۔ جوہری توانائی کا عدم پھیلاؤ۔ بل کلنٹن نے بعد میں بتایا کہ انہوں نے جیانگ سے کہا کہ میں آپس کی گفتگو کو خوش آمدید کہتا ہوں خاص طور پر انسانی حقوق کے سلسلے میں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اس سلسلے میں کافی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ صدر چین نے کہا کہ ممالک کو ایک دوسرے کے داخلی امور میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔ آخر تمام ممالک اپنے اپنے احاطہ اقتدار میں تو باقاعدہ مقتدر حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے آپس کی گفتگو میں دیگر معاملات پر بھی غور و فکر کیا اور خوب دل کھول کر گفتگو کی۔ لیکن اس گفت و شنید کے اختتام پر چین نے کلنٹن کی باتوں پر کوئی مثبت عہد نہیں کیا۔ چین اور امریکہ کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن جب تک طرفین ایک دوسرے سے گفت و شنید جاری رکھتے ہیں۔ یہ اختلافات کسی خطرے کا باعث نہیں ہو سکتے۔

امریکی عالمی امداد میں کمی

مسٹر برائن ایٹوٹ نے کہا ہے کہ وہ ٣٥ ممالک سے تعلق رکھنے والے اپنے ٢١ فیلڈ مشن ١٩٩٥ء کے آخیر تک بند کر دیں گے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ جس ممالک کو امداد دی جائے۔ ان کا انسانی حقوق کی پاسداری سے متعلق ریکارڈ خاص طور پر مد نظر رکھا جائے۔ اور مدد دینے کے طریق کو دوبارہ تشکیل دیا جائے۔ مسٹر برائن کی طرف یہ بات بھی منسوب کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اس لئے سزا دی جارہی ہے کہ وہ اپنا جوہری پروگرام جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان اس فیصلے سے اس لئے متاثر ہوگا کہ پریسلر ترمیم کے مطابق امریکہ کے صدر یہ سرٹیفکیٹ دینے کے لئے تیار نہیں کہ پاکستان جوہری توانائی کے لئے اپنا پروگرام آگے نہیں بڑھا رہا۔ نیشنل ٹرسٹ کلب واشنگٹن میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر جمعہ کے روز مسر ایٹوٹ نے کہا جہاں تک امریکہ کا دیگر بیرونی ممالک کے لئے امدادی پروگرام کا تعلق ہے اس سلسلے میں بعد خاص امور کو مد نظر رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہمارے ہدف تو کم ہوں گے لیکن ان پر سختی سے نظر رکھی جائے گی۔ اس میں ماحولیات۔ آبادی۔ صحت۔ اقتصادی فروغ اور جمہوریت شامل ہوں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان دفاتر کے بند کر دینے کے باوجود پچاس ممالک ایسے ہوں گے جہاں یہ مدد بہم پہنچائی جاتی رہے گی۔ جن میں سے ایک ملک ہندوستان بھی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ٩٢ ممالک میں ١٠٨ دفاتر ایسے تھے جہاں سفارتی مشکلات تھیں۔ یہ سب کچھ یونائٹڈ سٹیٹس ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ کے ماتحت ہو رہا ہے۔ جمعہ کے روز اس تنظیم نے جس کو اوساڈ (USAID) کہا جاتا ہے بتایا کہ اب ٧٧ ملکوں میں اوساڈ کی مشکل سامنے آئی ہے ان میں سے پچاس میں تو پورا اسٹاف موجود ہے اور باقی مشنوں میں کسی قدر کم کہتے ہیں کہ مارشل پلان کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ واشنگٹن نے ان ممالک میں اتنی زیادہ امداد کی کمی کا اعلان کیا ہے۔

جنوبی افریقہ / پاکستان

پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان مغربی افریقہ کو تسلیم کرلے گا۔ کیونکہ وہاں اب ایسی تبدیلیاں آ رہی ہیں کہ دونوں ممالک کے لئے ایک دوسرے کو تسلیم کرلینا آسان ہو جائے گا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ یہ تسلیم کرنا ایک رسمی سی کارروائی ہوگی۔ سفید فام اور سیاہ فام لیڈروں نے حال ہی میں ایک ایسے دستور پر دستخط کئے ہیں جس کی بنیاد جمہوریت ہے اور جس میں سیاہ فام لوگوں کو بھی ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے اوا قلیتی سفید فام لوگوں کی حکومت ختم کی جارہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نسلی امتیاز کی پالیسیاں جن پر جنوبی افریقہ عمل کر رہا تھا۔ وہ ہمارے جنوبی افریقہ کو تسلیم کرنے کی راہ میں حائل تھیں اس کے علاوہ اقوام متحدہ نے بھی جنوبی افریقہ کے خلاف پابندیاں لگائی ہوئی تھیں۔ اور ہم تو وہی کہتے ہیں جو اقوام متحدہ کی قرار دادیں کہتی ہیں ایسا ہی دوسرے ممالک بھی کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ اب وہاں حالات بالکل بدل چکے ہیں اور کہا جا سکتا ہے جنوبی افریقہ اب ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ جب ان سے جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ کے پاکستان کے دورے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ دونوں ملکوں کا آپس میں پہلا اعلیٰ سطح کا دورہ ہے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے متعلق بتایا کہ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ مختلف معاملات کے متعلق بات چیت کی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اس گفت و شنید کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں دونوں ممالک میں خاصے اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ ایک پاک جنوبی افریقہ جائنٹ کمیشن بھی مقرر کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی افریقہ کا سفیر یہاں پہنچ چکا ہے اور پاکستان بھی اپنے آفس کو اونچا درجہ دے رہا ہے۔ وزیر خارجہ موصوف نے کہا کہ دونوں ممالک ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ اور ایسے دوروں کا ہمیشہ یہی مطلب ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی بات سن کر اور ایک دوسرے کے حالات دیکھ کر ایک دوسرے سے سیکھا جائے۔

نائیجیریا / فوجی حکومت

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں نائیجیریا میں جو سول حکومت قائم کی گئی تھی۔ فوج نے ایک دفعہ پھر اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ امریکہ نے نائیجیریا کی فوج کے اس ایکشن کو جمعرات کے روز مذمت کی نظر سے دیکھا اور کہا کہ وہ اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اسے کسی قدر سزا دی جائے کیونکہ ایک افریقہ کے ملک میں ان حالات کا دوبارہ پیدا ہو جانا درست نہیں ہے۔ امریکہ نے جنرل ساداکا اور اس کے دیگر نائیجیرین فوجی ساتھیوں کی مذمت کی کہ انہوں نے اس گورنمنٹ کو معزول کر دیا ہے جو ٢٦ جولائی ١٩٩٣ء کو تشکیل پائی تھی۔ یاد رہے کہ مشہود ابی اولا نے اس فوجی حکومت کے خلاف لیگوس کی ہائی کورٹ میں دعویٰ کیا تھا اور ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ حکومت غیر قانونی ہے۔ کیونکہ سابق فوجی صدر نے پہلے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا اور پھر اس حکومت کی تشکیل کی۔ چنانچہ عدالت کے اس فیصلہ کے بعد ایک دفعہ پھر فسادات شروع ہو گئے۔ اور کہتے ہیں کہ حکومت کے سربراہ ارنسٹ شونیکان نے یہ محسوس کیا تھا کہ وہ اپنا کام نہیں چلا سکتے۔ اس لئے استعفیٰ دے دیا۔ اس بات میں کہاں تک سچائی ہے کہ انہوں نے خود استعفیٰ دیا اور فوج آگئی یا فوج نے خود ان سے استعفیٰ لیا تھا اور اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

منشیات پر کنٹرول

بتایا گیا ہے کہ بدھ کے روز برطانوی وفد کے ساتھ پاکستانی وفد نے دونوں ممالک کے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف امور کے متعلق گفتگو کی۔ اس گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ دونوں کے تعلقات زندگی کے ہر شعبے میں بہتر ہونے چاہئیں۔ پاکستانی وفد کے سربراہ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر نے جب کہ برطانوی وفد کی سربراہی پارلیمنٹری انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر مارک لینتھ نے کی۔ ان کا تعلق برطانوی وزارت خارجہ اور کامن ویلتھ کے دفتر سے ہے پاکستانی ڈیلیگیشن میں سیکرٹری وزارت داخلہ اور سیکرٹری منشیات کنٹرول ڈویژن اور منشیات کنٹرول بورڈ کے چیئرمین شامل تھے۔ ان کے ساتھ منشیات کے خلاف کارروائیاں کرنے والے محکمہ کے ڈائریکٹر جنرل بھی شامل تھے۔ وفاقی وزیر داخلہ نے برطانوی وفد کو بتایا کہ حکومت پاکستان منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔ میجر جنرل نصیراللہ خان بابر نے اس امید کا اظہار کیا کہ موجودہ وقت میں جو سیاسی استحکام پایا جاتا ہے اور اس کی وجہ موجودہ وفاقی اور صوبجاتی حکومتیں ہیں۔ وہ اپنی اغراض و مقاصد حاصل کرنے میں زیادہ بہتر طریق پر کامیاب ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابتدائی طور پر کوشش یہ کی جارہی ہے کہ کہ قوانین کو بہتر اور سخت بنایا جائے۔ تاکہ منشیات کا دھندا کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ برطانوی وفد کے سربراہ نے اس بات کی تعریف کی کہ پاکستانی حکومت منشیات کے دھندے کو ختم کرنے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس گفت و شنید کے درمیان کئی مزید معاملات بھی زیر گفتگو آئے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ پاکستان اس بات میں گہری دلچسپی لیتا ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کے تجارتی تعلقات تسلسل کے ساتھ بہتر ہوتے چلے جائیں۔

پاکستان کے خلاف موساد کی سرگرمیاں

بتایا گیا ہے کہ ہندوستان نے پھر پاکستان کو ایک دہشت گرد ملک قرار دلوانے کے لئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں ہیں۔ ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ آپس میں مل کر گفت و شنید کے ذریعے مسائل حل کریں اور دوسری طرف یہ کارروائی کی جاتی معلوم ہو رہی ہے کہ ہندوستان اپنی خفیہ ایجنسی کے ذریعے پاکستان میں اپنے جاسوس بھیج رہا ہے اور اسرائیل کی مدد حاصل کرتے ہوئے پاکستان کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی کا نام موساد ہے اور اسے پاکستان سے یہ شکوہ ہے کہ پاکستان اسرائیل کی حمایت نہیں کرتا بلکہ اسرائیل کا مخالف ہے اور اس کی ہمدردیاں پی۔ ایل۔ او یعنی یاسر عرفات کی تنظیم سے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ موساد ہندوستانی لوگوں کو ایسی باتوں کی تربیت دے رہی ہے جس سے عوام الناس میں گڑبڑ پھیلائی جا سکے۔ وہ دراصل آغاز کار میں مقبوضہ کشمیر میں ان لوگوں کو استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اسی طرح پنجاب میں بھی جہاں سکھوں کے ساتھ ایک عرصہ سے حکومت کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں موساد کی بعض کارروائیاں خاصی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہیں۔ حال ہی میں ہندوستان نے ۲۰ کروڑ روپے اس لئے مختص کئے کہ را ایجنسی پاکستان کے متعلق معلومات حاصل کر سکے۔ اور یہ پتہ لگایا جائے کہ پاکستان کشمیریوں کی کس کس رنگ میں مدد کر رہا ہے۔ رپورٹروں نے یہ بھی کہا ہے کہ را نے عوام الناس میں ایسی کارروائیاں شروع کی ہیں جن کا پاکستان پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ ان میں بموں کے حملے بھی شامل ہیں اور اسی قسم کی

دوسری باتیں بھی۔ ان کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ پاکستان اور ہندوستان کے مابین امن کی گفتگو نہیں ہو سکے گی۔

تازہ امریکی رویے

بتایا گیا ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ امریکہ نے امداد دینے کے لئے اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھا ہے کہ کون سا ملک جمہوریت میں کتنی ترقی کر رہا ہے تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو کہ امریکہ صرف ایسے ملکوں کو امداد دیتا ہے۔ جو جمہوریت کی راہ پر چلتے ہیں لیکن بعض استثناء بھی موجود ہیں کیونکہ صرف جمہوریت ہی نہیں کئی دیگر عوامل بھی ملکوں کے آپس کے تعلقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے امریکہ نے کئی ایسے ملکوں کی بھی امداد کی ہے جن میں نہ صرف یہ کہ جمہوریت پھلی پھولی تھی بلکہ اس کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ لیکن اب امریکہ کے موجودہ رویہ سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ دو باتوں کو یعنی جمہوریت کا فروغ اور نیوکلیئر توانائی کا پھیلاؤ۔ جہاں کہیں ایسے یہ پتہ چلے گا کہ جمہوریت فروغ نہیں پا رہی یا اسے کچلا جا رہا ہے۔ یا انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ یا جوہری توانائی حاصل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ایسے ممالک کو امریکہ امداد نہیں دے گا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا پتہ امریکیوں کی گفت و شنید سے چلتا ہے جو مضامین ان کے اخبارات میں چھپتے ہیں۔ جو تقاریر ان کے لیڈر کرتے ہیں اور جو کچھ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر آتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک رویہ ہے جسے کہیں لکھا ہوا تو نہیں دیکھا جا سکتا لیکن اس کے اثرات ضرور ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دو باتیں انتہائی طور پر اہم ہیں۔ جمہوریت نہ ہو تو انسانی حقوق کی پامالی کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔ اور جوہری توانائی کا پھیلاؤ ہو تو دنیا خطرات سے دوچار ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہئے کہ اس کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

ہے کہ یہ پنپتی پھولتی تہذیب "تا" "فاتا" کس طرح نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ کیا کوئی خوف ناک قسم کا زلزلہ آیا۔ سیلاب آیا کہ جس کی وجہ سے ساری فصلیں تباہ ہو گئیں اور کھانے کے لئے کچھ نہ رہا۔ کیا قحط کا سامنا کرنا پڑا یا کوئی خاص بیماری آئی تھی جس سے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الرحمان شاکر صاحب کا نواسہ منیب احمد گلاسگو میں بہت بیمار ہے کوئی چیز کھائے فوراً قے کر دیتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ عزیز رو بصحت ہو جاوے۔

تلاش گمشدہ

○ ایک سنہری رسٹ واچ جامعہ نصرت کے نواح میں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو مل جائے تو دفتر **الفضل** میں پہنچا دیں۔

اعلان نکاح

○ مکرم عمر وہاب خان صاحب ابن مکرم عبد الوہاب خان صاحب ایڈیشنل ڈائریکٹر لیبر کا نکاح مورخہ ۲۶۔ اکتوبر ۹۳ء کو سعدیہ کوثر صاحبہ بنت مکرم شیخ جاوید کوثر صاحب کے ہمراہ محترم مربی صاحب حلقہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا۔ مکرم عمر وہاب خان صاحب حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب سابق مربی افریقہ کے پوتے اور ظفر الحق خان صاحب ڈپٹی کمشنر کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید کا حصول

پاکستانی جماعتوں کے لئے تحریک جدید کے وعدہ جات کا جو ٹارگٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ عموماً "سہل الحصول" ہوتا ہے تاہم اگر قدرے مشکل بھی ہو تو بفضل خدا منظم کوشش اور دعاؤں سے کام کرنے کے نتیجہ میں مشکل ٹارگٹ بھی حاصل کر لئے جاتے ہیں۔ اکثر جماعتیں اس سلسلہ میں قابل قدر نمونہ قائم کر رہی ہیں۔ ٹارگٹ سے بھی زیادہ وعدے بھجوائے جا رہے ہیں۔ دیگر جماعتیں بھی اپنے ٹارگٹ کو مشکل محسوس کرنے کے باوجود منظم کوشش اور دعاؤں سے کام کریں گی تو انشاء اللہ کامیابی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سب کی مدد فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۴

ہی انتہا وہاں تو جہاں آپ نے ان ذرائع کا استعمال چھوڑا جو منزل تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہوئے وہیں آپ ڈوبے۔

اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنی ذات کو منوائے۔ وہ اس حاجت سے پاک ہے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ تو صرف انسان کی بھلائی اور راہنمائی کے لئے اور اس پر روحانی اور مادی ترقی کے راستے کھولنے کے لئے۔ اہل بصیرت کے لئے وہ ہر جگہ موجود ہے۔ وہ اسے آفتاب کی تمازت میں پاتے ہیں چاند کی ٹھنڈی روشنی میں۔ گلاب کی چٹکتی ہوئی کلی میں اسی کا حسن پاتے ہیں۔ بچے کی پیدائش پر پاک ہے تو اے اللہ پکار اٹھتے ہیں۔ انہیں دنیا کی ہر چیز میں اس کا حسن اور جمال نظر آتا ہے اسی نے وجودی خیالات کی بنیاد ڈالی۔ اس کے پوشیدہ رہنے میں ہی اس کی عظمت ہے اور انسان کی عافیت۔ نہ ہم اس کے اہل ہیں کہ وہ ہمیں نظر آئے نہ اس کی عظمت اس کا تقاضا کرتی ہے۔ نہ انسان کی محدود قوتیں اس کا احاطہ کر سکتیں ہیں۔ جس چیز کا احاطہ ہو سکے وہ تو محدود ہو گی اور جب محدود ہوئی تو انسان اس پر برتری پا گیا۔ اگر وہ کیا۔ اس کے جلوے کی معمولی سی جھلک بھی آشکار ہو تو انسان کا اس سے بدتر حال ہو جو موسیٰ کا ہوا کیونکہ موسیٰ تو نبی تھے اور نبی کی استعدادیں ایک عام انسان کی استعدادوں سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہوتی ہیں۔ پس اس پوشیدہ خزانے کو تلاش کرو کہ خزانے تلاش کرنے والوں کو ہی ملتے ہیں اور وہ مالا مال کر جاتے ہیں۔

ساری قوم کا یکدم صفایا ہو گیا۔ اس بارے میں کوئی سراغ قطعی طور پر ابھی ہاتھ نہیں آیا۔ یوں تو یہ لوگ مذہبی تھے اور مذہبی راہنماؤں کی عزت کرتے تھے۔ کیا یہ قوم اپنے مذہبی راہنماؤں کی بے راہ روی سے متنفر ہو کر باغی ہوئی اور سب لوگ آپس میں لڑ مر کر مٹ گئے۔ یا سب یکایک اپنے علاقے کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے اور پھر انہوں نے ایسے کیوں کیا۔ مختصر یہ کہ مایا قوم کا اس صفحہ ہستی سے یکدم مٹ جانا ایک تاریخی راز ہے جس کے جاننے کے لئے بہت سے محقق بے قرار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۵-نومبر- سردی قدرے بڑھ گئی ہے ربوہ کا درجہ حرارت:
۲۱ درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ امریکی کانگریس نے پاکستان کے خلاف جو فوجی اور اقتصادی پابندیاں لگائی تھیں وہ اٹھالی جائیں امریکی محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجی توازن کے بارے میں جائز تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ محکمہ خارجہ نے کہا کہ اس پابندی کی وجہ سے جنوبی ایشیا کے ممالک میں ایٹمی اسلحہ کی دوڑ روکنے میں کوئی مدد نہیں ملی اور امریکی مقاصد حاصل نہیں ہوئے۔

○ بوسنیا کے وسطی حصے اور مشرقی حصے میں خوراک اور امدادی قافلوں کا پہلا حصہ پہنچ گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اس امدادی قافلے کے ساتھ اقوام متحدہ کی امن فوج کے بکتر بند دستے شامل تھے۔ تین مزید امدادی قافلے بلغراد سے مشرقی بوسنیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا تو امدادی کارروائیوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

○ اسرائیل اپنی جیلوں میں قید ہزاروں قیدیوں کو رہا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ یہ مسئلہ فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان معاہدے پر عمل درآمد کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔ ادھر فلسطینی پولیس کا پہلا دستہ چند دن میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں چارج سنبھالے گا۔ مزید فلسطینی پولیس کو اردن میں تربیت دی جا رہی ہے۔

○ اسرائیلی فوج نے مقبوضہ علاقے میں حماس سے تعلق رکھنے والے ایک فلسطینی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے ردعمل میں علاقے میں تین دن ہڑتال رہی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف کو مذاکرات کی جو دعوت دی تھی انہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذاکرات کے لئے واضح ایجنڈا ضروری ہے۔ اس جواب کو مذاکرات کے التوا کا بہانہ سمجھا جا رہا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے اپنے خط میں اپوزیشن کے تعمیری کردار کو دوہرایا ہے اور کہا ہے کہ حزب اختلاف میری حکومت کے دور میں جو کچھ کرتی رہی ہے یہ اس کے برعکس ہے میں مذاکرات پر یقین رکھتا ہوں۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر کے خط میں ایجنڈا واضح ہے۔ ضابطہ اخلاق اور منشور کے مشترکہ نکات پر گفتگو ہو گی۔ بے نظیر کے خط میں یہ ساری باتیں درج ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر نواز شریف نے بے نظیر کا خط پڑھا ہی نہیں ہے۔ تاہم مذاکرات سے قبل وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف میں بات چیت میں کوئی حرج نہیں۔ ہر وقت تیار ہیں۔

○ پاکستان اور بھارت کے درمیان یکم جنوری سے ۳۔ جنوری تک اسلام آباد میں خارجہ سیکریٹریوں کی سطح پر بات چیت ہو گی دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ یہ بات چیت شملہ سمجھوتہ کے مطابق ہو گی۔

○ سندھ کابینہ کے مزید ۱۳۔ وزراء نے حلف اٹھالیا ہے چار نئے مشیر بھی نامزد کئے گئے ہیں۔ کابینہ کے اراکین کی تعداد اب ۲۰۔ ہو گئی ہے ان میں ایک اقلیتی رکن بھی شامل ہے۔

○ ایم کیو ایم نے سندھ میں گورنر کے علاوہ تعلیم اور بلدیات کے محکموں کی وزارت سمیت ۵ وزارتیں طلب کی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو پانچ وزارتیں دی جا سکتی ہیں لیکن گورنر کا تقرر صدر اور وزیر اعظم کی ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے مقدموں کی فیصلے عدالتیں کریں گی۔ ایم کیو ایم حقیقت پسندی اختیار کرے اور حکومت سے تعاون کرے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ لوگ پریشان ہیں اور ارکین اسمبلی وزارتوں کے چکر میں ہیں اسمبلی کے اراکین عام آدمی کے مسائل پر دلچسپی نہیں لے رہے۔ اجلاس میں کسی خاص مسئلے پر بات نہیں کرتے خود کسی تھانیدار سے بھی شکایت ہو تو تحریک استحقاق لے کر آجاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں سب سے زیادہ رکاوٹ ڈالنے والے نواز شریف ہیں۔

○ سکواش کے نامور عالمی شہرت کے حامل کھلاڑی جہانگیر خان نے باقاعدہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔

○ اقوام متحدہ نے کشمیر کے علاقے سے مبصرین واپس بلانے کا بھارتی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ سیکرٹری جنرل نے بتایا ہے کہ ان مبصرین کو واپس بلانے کا اختیار صرف سلامتی کونسل کو ہے۔

○ وزیر اعظم نے وفاقی محکموں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ چار ماہ کے اندر اپنی کارکردگی بہتر بنالیں۔ اس بارے میں وزیر اعظم کو ماہانہ رپورٹیں بھجوائی جائیں۔ ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی ہو گی۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین شدید بیمار ہو گئے ہیں انہوں نے دسمبر میں وطن واپس آنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کالا باغ ڈیم کے متعلق اپنے وزیروں کو بیان دینے سے روک دیا ہے۔

○ غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اگر ہمیں حکومت میں شمولیت کی پیش کش ہوئی تو مذاکرات کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ ہم اپنی ایٹمی کامیابیاں دریا برد نہیں ہونے دیں گے۔ عوام میں بے یقینی ہے ملک کو کوئی خطرہ ہوا تو نواز شریف اپنا خون دینے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

○ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ نصاب تعلیم کو جدید بنانے کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے۔ شعبہ تعلیم میں مختص رقم ۲ء۴ فیصد سے بڑھا کر ۳ فیصد کر دی جائے۔

○ لاہور میں تبادلوں پر الیکشن کمیشن نے سخت نوٹس لیا ہے خصوصی اجلاس بلا لیا گیا ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت -/۱۱۵۰۰ ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲ ، ۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پرنسٹن لائین
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ ۔ ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکھٹی استعمال کراتے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہو گی۔
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور   COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور   CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶

پتہ

اکسیر موٹاپا -/۳۰
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) -/۱۵
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ -/۱۵۰
زد جام عشق -/۱۲۰ -/۴۸۰
اکسیر لیکوریا (کیپسول) -/۳۰
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/۱۵
سفوف اکسیر شوگر -/۳۰
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ